کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

بن صوحان سے روایت ہے جب ابن ملجم نے وار کیا حضرت علیؓ پر آپ کی شہادت سے قبل ہم نے آپ سے پوچھا ہمارے لیے اپنی طرف سے خلیفہ مقرر فرما دیجیئے آپ نے فرمایا نہیں میں کوئی وصیت نہیں کروگا کیونکہ آپ محمد ﷺ کی طبیعت ناساز ہوئی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا تھا یا رسول ﷺ ہم میں آپ اپنے بعد کوئی خلیفہ منظور فرما دیں آپ نے فرمایا نہیں میں اگر کسی کو مقرر کر دوں تو مجھے خدشہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کی طرح متفرق ہو جاؤ گے اگر اللہ نے تمہارے دلوں کو خیر پایا تو وہ خد ہی تمہارے لیے بہتر شخص مقرر کر لے گا

حسن طوسی تلخیص شافی جلد دوم صفحہ 236

مايجب له في هذه الحال . بل كل من أثبت هذه المنزلة ، أثبتها عامة على وجه الامامة ، فكان الاجماع مانعاً من هذا السؤال .

فان قيل : كيف تستدلون على أنه استخلفه بعد الوفاة بما ذكرتموه

وقد روي عن أبي وابل والحكيم عن علي بن أبي طالب عليه السلام : أنه قيل له : ألا توصي ؟ قال : « ما أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله فأوصّي ، ولكن إن أراد الله خيراً فيجمعهم على خيرهم بعد نبيهم » . وروى صعصعة بن صوحان : أن ابن ملجم لعنه الله لما ضرب علياً عليه السلام دخلنا اليه ، فقلنا : ياأمير المؤمنين : استخلف علينا قال : لا ، فانا دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وآله حين ثقل ، فقلنا : يا رسول الله : استخلف علينا ، فقال : لا ، اني أخاف أن تتفرقوا كما تفرقت بنو اسرائيل عن هارون ، ولكن ان يعلم الله في قلوبكم خيراً ، اختار لكم .

قيل له : أول مانقول : ان هذين الخبرين وما جرى مجراهما اخبار

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

فضیل بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ جب محمد ﷺ انتقال فرما گئے تو آپ کے بعد ولایت کس کا حق تھا کہنے لگے ہم اہل بیت کا حق تھا میں نے پوچھا تو یہ حق تمہارے غیروں میں کیوں چلا گیا کہنے لگے تو سوال کر ہی بیٹھا ہے تو پھر اس کا جواب بھی سن لے اللہ نے جب جان لیا کہ زمین میں فساد ہو گا اور حرام شرمگاہوں میں وطی کی جائے گی اور اللہ کے نازل کردہ احکام کے خلاف فیصلے ہونے لگیں گے تو اللہ نے اسے یعنی (امر ولایت) کو ہمارے غیروں میں رکھنا چاہا

ہاشم بحرانی حلیتہ الابرار جلد دوم صفحہ 345

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

سید ابن طاوس ابن شہر آشوب اور دیگر حضرات نے روایت کیا کہ عامر بن طفیل اور ازید بن قیس جب آپ محمد ﷺ کو قتل کرنے کی نیت سے آئے اور مسجد میں داخل ہوئے تو عامر بن طفیل آپ کے نزدیک گیا اور کہا یا محمد ﷺ اگر میں مسلمان ہو جائوں تو میرے لیے کیا انعام ہو گا اور مجھے اس سے کیا فائدہ ملے گا آپ محمد ﷺ نے فرمایا تمہیں بھی وہی ملے گا جو تمام مسلمانوں کو ملتا ہے اس نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ آپ اپنے بعد مجھے خلیفہ بنا دیں اس پر آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے مجھے اور تجھے اس میں کوئی دخل نہیں

ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد تین صفحہ 619 تا 620

از چشم و گوش خود دوست تر داشتم؛ پس فرمود: ای شبیه! با کافران مقاتله کن؛ و چون جنگ بر طرف شد آنچه در خاطرش گذشته بود و دیده بود حضرت از برای او بیان کرد و فرمود: آنچه خدا از برای تو خواست بهتر بود از آنچه خود از برای خود خواستی (۳).

هفدهم- سید ابن طاووس و ابن شهر آشوب و دیگران روایت کرده اند که: عامر بن طفیل و ازید بن قیس (۴)، به قصد قتل آن حضرت آمدند و چون داخل مسجد شدند عامر به نزدیک رسول خدا صلّی الله علیه و آله و سلّم آمد و گفت: یا محمد! اگر من مسلمان شوم برای من چه خواهد

حیاة القلوب، ج ۳، ص: ۶۲۰

بود؟ حضرت فرمود: برای تو خواهد بود آنچه برای همه مسلمانان است و بر تو خواهد بود آنچه بر همه مسلمانان است، گفت: می خواهم بعد از خود مرا خلیفه گردانی، حضرت فرمود: اختیار این امر بدست خداست و بدست من و تو نیست، گفت: پس مرا امیر صحرا گردان و تو امیر شهرها باش، حضرت فرمود که: نمی شود، گفت: پس چه چیزی برای من مقرر می گردانی؟ فرمود: آن را مقرر می گردانم که بر اسب سوار شوی و جهاد کنی، گفت:

الحال من این را دارم، برخیز با تو سخنی چند بگویم؛ پس حضرت را مشغول حرف گردانید و اشاره کرد به ازید پسر عم خود که: شمشیر را بکش و بزن، ازید به عقب آن حضرت رفت و شمشیر را یک شبر کشید و دیگر هرچند سعی کرد نتوانست کشید و هرچند عامر او را اشاره می کرد و او سعی می کرد نمی توانست کشید.

و به

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

قلم دوات لانے کے متعلق جب صحابی میں اختلاف ہو گیا تو آپ محمد ﷺ نے سب کو اٹھ جانے کا حکم دیا جب سب اٹھ کر چلے گئے وہاں باقی ماندہ اشخاص میں حضرت عباس، فضل بن عباس، علی بن ابی طالب اور صرف اہل بیت تھے تو حضرت عباس نے عرض کی یا رسول ﷺ اگر امر خلافت ہم بنی ہاشم میں ہی مستقل طور پر رہے تو پھر اس کی بشارت دیجئے اور اگر آپ کے علم میں ہے کہ ہم مغلوب ہو جائیں گے تو ہمارے حق میں فیصلہ فرما دیجئے اس پر محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے بعد تمہیں بے بس کر دیا جائے گا بس اس قدر الفاظ فرما کر سکوت فرما لیا اور حالت یہ تھی کہ جناب عباس، علی ابن طالب اور دیگر معجود اہل بیت رو رہے تھے اور روتے روتے آپ سے نا امید ہو کر اٹھ گئے

اعلام الوری ابی الحسن طبرسی صفحہ 142، الارشاد جلد الف شیخ مفید صفحہ 184 تا 185

وفاة رسول الله ﷺ

-١٤٢-

فلم يزل يردّد ذلك حتّى أعرض عن القوم بوجهه فنهضوا و بقي عنده العبّاس و الفضل و عليّ عليه السلام و أهل بيته خاصّة ، فقال العبّاس : يارسول الله إن يكن هذا الأمر فينا مستقرّاً من بعدك فبشّرنا وإن كنت تعلم أنّا نغلب عليه فأوص بنا ، فقال : أنتم المستضعفون من بعدي و سمت ، و نهض القوم وهم يكون فلمّا خرجوا من عنده قال : ردّوا عليّ أخي علي بن أبي طالب و عمّي ، فحضرا فلمّا استقرّ بهما المجلس قال رسول الله ﷺ : يا عبّاس يا عمّ رسول الله تقبل وصيّتي و تنجز عدتي و تقضي ديني ؟ فقال العبّاس يا رسول الله عمّك شيخ كبير ذوعيال كثير و أنت تباري الرّيح (١) سخاء و كرماً و عليك و عدّ لاينهض به عمّك ، فأقبل على عليّ فقال : يا أخي تقبل وصيّتي و تنجز عدتي و تقضي ديني ؟ فقال : نعم يا رسول الله صلّى الله عليك و آلك ، فقال : أدن منّي فدنا منه فضمّه و نزع خاتمه من يده فقال له : خذها فضمه في يدك ، ودعا بسيفه و درعه ، و يروى أنّ جبرئيل نزل بها من السّماء فجيء بها إليه فدفعها إلى أمير المؤمنين عليه السلام و قال له : أقبض هذا في حياتي ووضع يده بفلته وسرجها وقال : امض على اسم الله إلى منزلك فلمّا كان من الغد حجب النّبيّ عنه و نزل في مرضه ﷺ وكان عليّ لايفارقه

ShahZad

کتب شیعت سے آپ محمد ﷺ کا کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہ کرنا

عرباض بن ساریہ نے کہا کہ آپ محمد ﷺ نے ہمیں آخری وعظ یوں سنایا کہ جس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں پرنم ہوگئیں ہم نے عرض کی محمد ﷺ آپ نے کسی الودع ہونے والے کی طرح وعظ فرمایا ہے لہذا اس وعظ کے زریعے آپ ہم سے کس چیز کا عہد لینا چاہتے ہیں فرمایا میں تمہیں ایسی روشن دلیل پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات اس کے دن کی مثل ہے اس سے وہی شخص انحراف کرے گا جو ہلاک ہونے والا ہے جو تم میں زندہ رہا اس پر لازم ہے کے میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو میرے بعد مضبوطی کے ساتھ تھام لے اور حق کی پیروی کرے اگرچہ صاحب حق حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بے شک مومن مثل شتر مانوس کے ہے کہ جہاں باندھا جائے وہاں سے اٹھایا جاتا ہے

ارشاد القلوب جلد الف صفحہ 87

وأمضي عنك. وأما الثالث فيقول: أنا معك لا أفارقك.

فامّا الأول فماله، وأمّا الثاني فأهله وولده، وأمّا الثالث فعمله. فيقول: والله

وقال العِرباض بن سارية: وعظنا رسول الله موعظة ذرفت منها العيون، ووجلت منها القلوب، فقلنا: يا رسول الله انّ هذه لموعظة مودّع، فما تعهد إلينا؟ فقال: تركتكم على المحجّة البيضاء، ليلها كنهارها لا يزيغ[3] بعدها الّا هالك. ومن يعيش منكم يرى اختلافاً كثيراً، فعليكم بما عرفتم من سنّتي وسنّة الخلفاء الراشدين من أهل بيتي، فعضّوا عليهم بالنواجذ، وأطيعوا الحق ولو كان صاحبه عبداً حبشيّاً، فإنّ المؤمن كالجمل الأنوف[4] حيث ما قيد استقاد[5].

(١) في «ب»: فأرادوا.

(٢) معاني الأخبار: ٢٣٢؛ الخصال: ١١٤ ح ٩٣ باب الثلاثة؛ أمالي الصدوق: ١٢ ح ٤ مجلس ١؛ عنهم البحار ٧٧: ١١٠ ح ١؛ ومعالم الزلفى: ١٢١.

(٣) في «ألف»: لا يزيغ.

(٤) في «ج»: الأنوف.

(٥) الترغيب والترهيب ١: ٧٧ ح ١.

حضرات ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولا علی اور امیر معاویہ رضی عنہم رسول اللہ ﷺ کی تلواریں ہیں۔ (الکافی جلد 5 حصہ اول شیعہ مذہب کی کتاب)

اس شیعہ حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پانچ تلواریں ہیں جن میں تین عرباں ہیں تیسری تلوار ترک، دیلم، اور کسپین پر چلی۔ اہل سنت اور روافض سب جانتے ہیں کہ یہ علاقے سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے دور میں فتح ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار انہوں نے چلائی۔ اللہ اکبر کبیرا۔ یہ ہے میرے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور معاویہ کی شان کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تیسری تلوار چلائی۔ جلنے والے رافضی اور سنیوں کے لبادے میں چھپے نفضلیوں کا منہ کالا

https://www.facebook.com/DrFaizChishti/
http://faizahmadchishti.blogspot.com/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ اور رسول ﷺ کے سالے تھے۔ ان کی بہن حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حرمِ رسول ﷺ میں تھیں۔ (فوائد الفواد صفحہ 357)

فوائد الفواد

یعنی

سُلطان المشائخ حضرت خواجہ

نِظامُ الدّین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

کی

رُوح پرور ملفوظات

[illegible]

حضرت خواجہ امیر حسنؒ علا سنجری دہلوی

ترجمہ

خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی

(سجادہ نشین حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی، خواہر زادہ حضرت محبوب الٰہی و نبیرہ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

الفیصل ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

اس غلام نے چند آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کر لی تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ اس نے خود کو اپنے آپ مار لیا۔ اور اس کو میرے لیے قتل نہیں کیا گیا۔

یہاں سے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی حکایت بیان فرمائی کہ ان کو عبدالرحمٰن ملجم نے قتل کیا تھا۔ ہوا یہ کہ وہ مسلح ہو کر امیر المومنین علیؓ کے پیچھے لگا رہا اور علیؓ کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ علی ایک جگہ پانی کے کنارے پہنچے اور پار جانے کے لیے پایاب جگہ ڈھونڈنے لگے۔ جہاں پانی کے کنارے کھڑے تھے وہاں ایک قبرستان تھا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے قبرستان کی طرف رُخ کیا اور کسی شخص کا نام لے کر پکارا کہ اے فلاں! قبروں میں سے اس نام کے ستر آدمیوں نے (اس کا) جواب دیا۔ پھر امیر المومنین علیؓ نے اس طرح آواز دی کہ اے فلاں کے بیٹے فلاں! اس نام کے سات آدمیوں نے جواب دیا۔ اس کے بعد امیر المومنین علیؓ نے [illegible]

جواب دیا۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ پانی کس جگہ کم ہے؟ [illegible]

[illegible] پس امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ پانی میں اتر کر پار ہو گئے۔ عبدالرحمٰن ملجم [illegible]

بولا کہ اے علی ان مُردوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام تو جانتے ہو۔ یہ نہیں جانتے کہ پایاب کہاں ہے؟ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جانتا تو ہوں لیکن نہیں چاہتا کہ تو میرے حال سے مطلع ہو۔ القصہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور عبدالرحمٰن نے آ کر تلوار چلائی۔ امیر المومنین علی نے جب زخم کھایا تو فرمایا فُزت ورب الکعبہ۔ کعبے کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے آخری الفاظ یہی تھے۔ بندے نے پوچھا کہ یہ عبدالرحمٰن مسلمان تھا؟ فرمایا کہ ہاں مسلمان تھا اور معاویہ کی طرف ہو گیا تھا۔ بندے نے عرض کی کہ معاویہ کے بارے میں کیسا اعتقاد رکھنا چاہیے؟ فرمایا کہ وہ مسلمان تھے اور صحابہ میں سے تھے اور رسول علیہ السلام کے سالے تھے۔ ان کی ایک بہن تھیں۔ ان کا نام اُم حبیبہ تھا۔ وہ حرمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

اس حکایت کے بعد چوں کہ بندہ آٹھ مہینے کی مدت کے بعد خدمت میں حاضر ہوا تھا اور لشکر سے دوسرے عزیز (پیر بھائی) بھی آئے ہوئے تھے۔ اشتیاق اور جدائی کا خوف ذکر [illegible]